آ کاش بشیر (نوجوانوں کا ہیرو)

آ کاش بشیر 22 جون 1994ء کو پیدا ہوئے اور لاہور کے ڈان باسکو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کی۔ آ کاش بشیر ایک محنتی طالب علم تھا جو دوسروں کی خدمت کرنے کے جذبے سے سرشار تھا۔ رضا کار خدمات سے بھرپور مسیحی قوم کے اس بیٹے نے سینٹ جان کیتھولک چرچ یوحنا آباد میں رضا کار سیکیورٹی گروپ میں شمولیت اختیار کی اور چرچ میں منعقد پروگراموں میں اپنی خدمات احسن طریقے سے نبھاتا رہا۔ 15 مارچ 2015ء بروز اتوار دوران عبادت ایک خودکش حملہ آور نے چرچ میں گھسنے کی کوشش کی تو قوم کے اس بہادر بیٹے نے ساتھیوں کے ساتھ اُسے روکا۔ اور اسی دوران حمہ آور نے خود کو دھماکے سے اُڑا دیا۔ قوم کا یہ بیٹا اپنی جان کی قربانی دیتے ہوئے عبادت میں مصروف ہزاروں مومنین کی زندگیوں کا محافظ بنا۔ 31 جنوری 2022ء کو ویٹیکن نے آ کاش بشیر کو خدا کے خادم ہونے کے اعزاز سے نوازا۔ پاپائی سفیر کرسٹوفر زخیا الخصیص نے کہا کہ آ کاش سمجھ گیا تھا کہ مسیحی زندگی کے معنی بہت گہرے ہیں یسوع نے اپنے آپکو قربان کیا۔ تاکہ ہم سب نجات پائیں اس لیے یسوع کی پیروی کرنے سے نہ ڈریں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم کب موت کی آغوش میں ہوں گے۔ اس لیے ہمیں ایک پھول کی طرح جینا چاہیے جو مسیح کی خوشبو چھوڑ جائے۔ آرچ بشپ ڈاکٹر جوزف ارشد نے کہا کہ مقدسین ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم اپنے ایمان سے گواہی دیں۔ بیشمار لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کی خاطر جان دیا اور اُنہی کو مقدسین قرار دیا جاتا ہے۔ آ کاش ایک ایسا نوجوان تھا، جو ہم سب کے لئے ایک مثال بن گیا ہے۔ آ کاش کا ایمان ایک زندہ ایمان ہے جو نہ صرف تمام مومنین بلکہ گرجا گھروں میں عبادات کے دوران سیکیورٹی کی خدمات سرانجام دینے والے نوجوانوں کے لیے ایک نمونہ ہے کہ اپنی خدمت میں ثابت قدم رہیں۔ اسکی زندگی ہمیں ایک نئی قوت اور تحریک دیتی ہے۔

فضیلت مآب آرچ بشپ سبسٹین فرانسس شاء نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ نسان چاہے جتنی بھی عمر گزارے جس دن اُسے پتہ چل جائے کہ میری زندگی کا مقصد کیا ہے۔حقیقی زندگی کا تب ہی آغاز ہوتا ہے۔آکاش بشیر کی زندگی کی مثال اسی سے متماثل ہے جس نے 15 مارچ 2015 کو سینٹ جانز کیتھولک چرچ یوحنا آباد لاہور میں پاک ماس کی اقدس قربانی میں شامل مومنین کی جان کو خودکش حملہ آور سے بچاتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ آکاش بشیر جیسے نوجوان یقیناً کلیسیا اور ملک کے لیے باعثِ فخر ہیں۔جن کی گواہی دنیا میں نور بن کر چمکتی ہے۔آکاش کو معلوم تھا کہ خودکش حملہ کرنے والا اس کے سامنے ہے۔وہ ڈرا نہیں بلکہ اس کو روکنے کی کوشش کرتا رہا۔وہ تو آیا ہی مرنے تھا لیکن آکاش نے دوسروں کو زندگی دینے کے لیے اپنے آپکو قربان کر دیا۔اپنا لہو بہا دیا تا کہ دوسرے بچ سکیں۔یہ اس کے ماں باپ کی تربیت تھی کہ آج ساری دنیا میں اس کے مضبوط ایمان اور بہادری کا ذکر ہو رہا ہے۔

آکاش کے والد محترم جناب بشیر صاحب نے کہا میں سب سے پہلے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے آکاش جیسا بیٹا عطا کیا۔جس نے دوسروں کی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کا باپ ہوں۔یاد رہے کہ آکاش بشیر پہلا کیتھولک پاکستانی مسیحی ہے جسے پاک کیتھولک کلیسیا میں خدا کا خادم قرار دیا گیا ہے۔اور یوں اُس کے مقدس دیئے جانے کا پہلا مرحلہ پائیہ تکمیل کو پہنچا۔اس کے بعد دو مراحل ہوں گے۔یعنی۔مبارک قرار دیا جانا اور مقدس قرار دیا جانا۔